نقش آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

عالم اسلام کے خلاف صلیبی جنگ کا آغاز

اکیسویں صدی کی بھیانک ابتداء

اکیسویں صدی کے اوائل میں امریکی صدر جارج ڈبلیو بش یہ اعلان کر رہے ہیں کہ ”امریکہ اس کے اتحادی اور خصوصاً مغربی ممالک ایک نئی صلیبی جنگ کیلئے اپنے آپ کو تیار رکھیں۔ اس میں ہمیں ایک لمبے عرصے کیلئے ”انتہا پسندوں اور تخریب کاروں“ (مسلمانوں) کے خلاف لڑنا ہوگا۔ امریکہ اور مغرب کیلئے یہ اکیسویں صدی کی پہلی جنگ ہے اور اسے ہمیں ہر حال میں جیتنا ہوگا۔“

اسی طرح گزشتہ سال جب عیسائیوں کے روحانی پیشوا پوپ جان پال ایشیا کے دورے کے سلسلے میں ہندوستان پہنچے تو انہوں نے لاکھوں افراد کے سامنے علی الاعلان ان خیالات کا اظہار کیا کہ:

”اکیسویں صدی اور نیا میلینئم (ہزاریہ) عالم عیسائیت کی ترویج اور برتری کیلئے ہے اور ہم کوشش کریں گے کہ ایک بار پھر عالم عیسائیت جس کا آبائی وطن ایشیا ہی ہے‘ کو دوبارہ عیسائیت کی لپیٹ میں لے آئیں اور اس سلسلے میں ہماری ساری کوششیں اور توانائیاں ایشیاء ہی پر مرکوز رہیں گی۔“

یہ خیالات امریکی صدر بش اور عیسائیوں کے روحانی پیشوا پوپ جان پال کے عالم اسلام اور اس کے باسیوں کے خلاف ان کے دلوں میں رچی بسی نفرت اور انتہائی تعصب کی ایک ادنیٰ مثال ہے جو آپ کے سامنے پیش کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ معلوم نہیں کہ مغرب کے ”انسانی اور جمہوری“ سرخی پاؤڈر سے سجے خوبصورت چہرے کی اصل شکل کتنی مہیب اور خطرناک ہوگی اور بیان کردہ ظاہری خیالات کے علاوہ درپردہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف انکے اس صدی میں کتنے خطرناک عزائم ہوں گے؟ فی الحال تو اسکا آغاز سرزمین افغانستان سے شروع ہوگیا ہے۔ دو مہینے ہونے کو ہیں کہ افغان مسلمانوں کے مسلسل خونِ ناحق سے زمین سینچی جارہی ہے۔ لاکھوں بموں‘ کروز میزائلوں اور ہر قسم کے آتشیں مہلک اسلحہ سے بے گناہ شہریوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی مشقِ ستم جاری ہے۔ تادم تحریر ساٹھ ستر ہزار سے زائد بے گناہ اور معصوم افراد کو خاک و خون میں ڈبو دیا گیا ہے۔ شہر شہر اور گلی گلی سے جنازے اٹھ رہے ہیں‘ لاکھوں افراد اپنا وطن اور گھر بار چھوڑ کر مہاجرت کی زندگی گزارنے کیلئے دربدر ٹھوکریں کھانے پر مجبور کر

دیئے گئے ہیں اور یہ سب کچھ "دہشت گردی" کو مٹانے کے سلسلے میں کیا جارہا ہے۔ لیکن در حقیقت یہ تہذیبوں کے تصادم کی جنگ ہے' نئی صلیبی جنگوں کا آغاز ہے' مذاہب کی بالادستی کی لڑائی ہے' اقتصادیات اور قدرتی وسائل پر قبضے کا مقابلہ ہے' سیاسی مفادات اور فوجی برتری کا جھگڑا ہے اور اسلام و کفر کا معرکہ ہے طرفہ تماشہ یہ کہ قیامت کی ان گھڑیوں میں کفر کے اتحاد کیساتھ ساری امت مسلمہ بھی اپنے ہی مسلم بھائیوں کیخلاف ان ظالموں کے شانہ بشانہ کھڑی ہے ع جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

امریکہ اور ساری دنیا نے مل کر اپنی قتل و غارت گری' طاقت کی دھاک بٹھانے اور ستم ظریفی کی یہ داستان رقم کرنے کیلئے ایک ایسے مظلوم خطے کو چُنا ہے جس پر اب نشانہ اور نئے زخم لگانے کیلئے سرے سے کوئی جگہ باقی ہی نہیں رہی تھی اور جس کا ایک کونہ اور منڈیر بھی سالم حالت میں نہیں بچی۔ پورے ملک پر قیامت کی تباہی کے نشانات پائے جاتے ہیں۔ رشکِ جنت خطہ ارض اب ایسی دوزخ بن گئی ہے جس میں بُجھتی آگ کو ہر دم انسانی ایندھن سے تازہ کیا جارہا ہے۔ اس تن ناتواں کے چاک چاک گریباں کا اب ایک تار بھی سالم نئے دراندازوں کے دست ستم کیلئے باقی نہیں بچا۔

اس مقتل گاہ میں کوئی بھی ایسا خاندان اور گھرانہ ڈھونڈنے کو نہیں ملتا جس نے اپنے لخت جگروں کا خراج عالمی استعماری قوتوں کی نذر نہ کیا ہو اور جس کا ہر تیسرا بچہ یتیم اور ہر تیسری عورت بیوہ نہ ہوئی ہو۔ ظلم و عدوان کی ان نوازشوں کے طفیل آج افغانستان کے وسیع و عریض کوہ و دمن' بیابانوں اور قلعہ جنگی میں لاشوں کے پشتے اور انبار پڑے ہوئے ہیں جس پر عرش بریں کے حاملین بھی گریہ کناں ہوں گے۔ یہ تباہی و بربادی جس کا مختصر ذکر ہوا بیسویں صدی ہی کی سوغات ہے۔ لیکن زمانہ حال کے انسانوں کو اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ انہیں تو بس صرف "دہشت گردی" کے خلاف لڑنا ہے؟ ہائے افسوس کہ اکیسویں صدی کا آغاز بھی مسلمانوں کی آہ و فغاں اور قتل و قتال سے دوبارہ کیا جارہا ہے۔ جیسا کہ بیسویں صدی کا آغاز اور انجام انہی کے خون ناحق سے کیا گیا تھا۔

انسانی اَلمیوں سے لکھی گئی کتاب کا ہر باب اور ہر صفحہ بلکہ ہر سطر مسلمانوں کی مظلومیت اور بے کسی سے پُر آپ کو ملے گی۔ کرہ ارض پر اگر آج کوئی سب سے زیادہ مقہور' مظلوم اور بے سہارا ہے تو وہ مسلمان ہی ہے جس کے خلاف بیرونی محاذ پر تمام عالم کفر متحد ہے تو داخلی طور پر ان کے حکمران بھی دن رات اسلام اور اپنی عوام کی بیخ کنی میں مصروف ہیں۔

دنیا کے نقشے پر ایک ہی آزاد اور خود مختار ریاست امارت اسلامیہ افغانستان تھی جس نے عالم کفر اور خصوصاً امریکہ کی بالادستی اور نظام کو اپنانے سے صاف انکار کر دیا تھا اور خالصتاً قرآن و حدیث کی بنیادوں پر ایک صحیح اسلامی مملکت کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر دیا تھا لیکن عالم کفر اور انکے ایجنٹ برائے نام مسلم

حکمران اس کے شروع دن ہی سے مخالف بن گئے تھے اور ان چھ سالوں میں انہوں نے مسلسل سازشوں کے ذریعے اس کے خلاف کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا اور ہر قسم کی کوششوں کے باوجود جب اس چراغ حق کو نہ بجھا سکے اور نہ ہی حزب اللہ (اللہ کی جماعت) کو خرید سکے تو انہوں نے ایک عظیم سازش کے ذریعے اسلام کے اس قلعے پر شب خون مارنے کیلئے حزب شیطان جسکا سرغنہ شیطان اکبر امریکہ اور اسکے حواری عالم کفر اور اسکے ایجنٹ عالم اسلام کے حکمران اکٹھے ہوئے اور ایک بار پھر افغانستان کے خون سے رنگین میدانوں اور پہاڑوں میں میدانِ کارزار لگ گیا ہے اور معرکہ حق وباطل کا آغاز ہو گیا ہے بلکہ یوں کہیے کہ وہاں پر فضائے حشر کا سماں برپا کر دیا گیا ہے۔

آج قیامت کی یہ گھڑیاں مسلمانوں کیلئے ایک کڑے امتحان کی حیثیت رکھتی ہیں ایک طرف بے کس مفلوک الحال اور بے سہارا لیکن بہادر طالبان ہیں تو دوسری جانب امریکہ 'عالم کفر اور بین الاقوامی اتحاد جو عصر حاضر کے خدا بن بیٹھے ہیں اور اپنے ہر قسم کے مادی وسائل اور آلات حرب وضرب سے لیس بھی ہیں۔ لیکن طالبان اور افغان امت کے حوصلے ابھی پست نہیں ہوئے۔ دو مہینے کی مسلسل خطرناک ترین ریکارڈ بمباری کے باوجود یہ لوگ امریکہ کے سامنے شکست ماننے پر تیار نہیں۔ انہیں اللہ کی نصرت اور اپنی روایات پر مکمل بھروسہ ہے ورنہ بظاہر اسباب اور طاقت کے لحاظ سے تو ایک دن کی جنگ بھی طالبان کیلئے لڑنا مشکل تھی۔ طالبان کی نظر اللہ تعالیٰ پر ہے اور ان کے آگے اپنے اسلاف کی وہ تابندہ تاریخ ہے جس میں ہمیشہ اسباب و تعداد کفر کے پاس تھی اور حق کے پاس ہمیشہ تعداد و اسباب نہ ہونے کے برابر تھی لیکن سرخروئی اور کامیابی اسلام اور مسلمانوں ہی کو بالآخر حاصل ہوئی۔ طالبان تحریک کے اعلیٰ حکام اور کارکن شہید ہو جائیں گے لیکن وہ اسلام کی عظمت پر آنچ آنے نہیں دیں گے اور نہ ہی وہ امریکہ کی بالادستی مرتے دم تک تسلیم کریں گے۔ تاریخ میں استعمار کے خلاف ان کی جدوجہد اور سرفروشانہ کردار ہمیشہ زندہ وباقی رہے گا اور یہی ان کی فتح اور بڑی کامیابی ہے۔

تاریخ میرے نام کی تعظیم کرے گی ۔۔۔ تاریخ کے اوراق میں آئندہ رہوں گا

طالبان کی چھوٹی سی جماعت "حقہ" کو گرانے کیلئے امریکہ 'برطانیہ 'روس 'فرانس 'جرمنی' بھارت اور جاپان بلکہ سارا عالم کفر اور اس کے اتحادی اسلامی ممالک اس وقت ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ ان ممالک کے اسلحہ کے ذخائر کثرتِ استعمال کی بنا پر تنگ دامنی پر اتر آئے ہیں۔ سرزمین افغانستان کو بارود و آہن میں غرق کر دیا گیا ہے اس کے لہلہاتے کھلیانوں کو کلیسٹر اور نیپام بموں سے جلا دیا گیا ہے اور تمام اہم عمارتوں کو کھنڈرات میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ شمالی اتحاد جو کرائے کے قاتلوں کی فوج اور ہٹلر و چنگیز خان کے باقی ماندہ لشکر کی ذریتِ فاسدہ ہے' آج ان کے ہاتھوں افغانستان میں دوبارہ انسانیت موت

کے دروازے پر سسکیاں لے رہی ہے اور ان کی عارضی فتح اور مظالم کے تماشے پر امریکہ اور مغرب بغلیں بجا رہا ہے۔ میڈیا اور عالمی ٹیلیویژن چینلز پر ایسے ایسے دردناک مناظر دکھائے جا رہے ہیں کہ انسانیت سر پیٹ رہی ہے۔ اخلاقی اقدار نوحہ کناں ہیں۔ عرش بریں اس ظلم پر لرزاں ہے، مسلمانوں کے دل بھی گرفتہ اور شکستہ ہیں اور چنگیز و ہلاکو کی روحیں بھی اس جارحیت کے تماشے پر کپکپا رہی ہوں گی۔

ان دنوں شمالی اتحاد، امریکی اور مغربی افواج ایسی بربریت کی داستاں سرزمین افغانستان کے نقشے پر رقم کر رہی ہیں جس کے سامنے روسی اور نازی مظالم بھی شرمسار ہیں لیکن اس کے باوجود پوری دنیا ان کی تعریف اور قصائد میں جُتی نظر آ رہی ہے حالانکہ طالبان نے از خود تمام شہر اور آبادیاں خالی کر دی ہیں۔ شمالی اتحاد نے اپنے زور بازو پر کوئی بھی فتح حاصل نہیں کی بلکہ شمالی اتحاد امریکہ اور عالم کفر کے کاندھوں پر ہی آگے بڑھا ہے۔ لیکن صرف ہفتہ دس دن کی حکومت کے بعد پورا افغانستان دوبارہ خانہ جنگی کی لپیٹ میں آگیا ہے۔ کابل سے لے کر طورخم بارڈر تک دوبارہ پھاٹکوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ امن کی موت واقع ہو چکی ہے، تحفظ و سالمیت کا گلا گھونٹا جا رہا ہے، عزت و آبرو اور ننگ و ناموس ہر موڑ پر گریہ زن ہیں اور خلق خدا دوبارہ امن کے سفیروں، فرشتہ سیرت طالبان کو دہائی دے رہے ہیں لیکن یہ تو ابھی ابتداء و آغاز ہے آگے آگے دیکھئے ...... بون کانفرنس کا فارمولا بھی دیرپا حل نہیں اور نہ ہی اس سے امن قائم ہو سکتا ہے۔ اس کا انجام بھی سابقہ معاہدوں کی طرح خطرناک ہوگا۔ امریکہ نے ایک بار پھر ایسی آگ بھڑکائی ہے اور افغانیوں کو دوبارہ ایک ایسی جہنم میں دھکیلا ہے جس کے سرد ہونے کے آثار و قرائن دور دور تک دکھائی نہیں دے رہے لیکن ہمیں مکمل بھروسہ ہے کہ اسی آگ کی چنگاریوں سے امریکہ کا اپنا دامن بھی محفوظ نہیں رہے گا اور اس کا سارا غرور اور دنیوی طاقت، جاہ و حشمت کا مزار بھی دنیا کی نگاہوں کے سامنے سوویت یونین اور برطانیہ کی طرح عنقریب بنے گا۔ کیونکہ یہی قانونِ فطرت اور تاریخ کا وطیرہ رہا ہے۔

امریکہ، عالم کفر اور شمالی اتحاد کو اس عارضی فتح پر نازاں نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہ شکست گوریلا جنگ کا پیش خیمہ بھی ثابت ہو سکتی ہے اگرچہ طالبان نے ایک سوچے سمجھے منصوبے اور جنگی حکمت عملی کے تحت ملک کے اہم شہر اور علاقے چھوڑے ہیں تاکہ امریکہ اور اتحادیوں کی بے رحمانہ بمباری سے معصوم شہریوں کی ہلاکتوں کا سلسلہ ختم کیا جا سکے دوسرا پہلو یہ ہے کہ طالبان اور مجاہدین کو ختم ہونے سے بچایا جائے اسی لئے انہوں نے گوریلا جنگوں کو ترجیح دی ہے اس المناک صورت حال پر اگرچہ امت مسلمہ اور خصوصاً اسلامیانِ پاکستان پر جو کیفیت گزری وہ نہایت ہی گراں اور ناقابل بیان ہے۔ لیکن ہمارے سامنے جنگ احد اور دوسری غزوات وغیرہ کی مثالیں موجود ہیں۔ یہ عارضی شکست جسے مغرب اسلام کی

حتمی شکست سمجھ رہا ہے ہر گز اسلام کی شکست نہیں۔ اسلام تو ہر کربلا کے بعد ہی زندہ ہوتا ہے۔

آگ ہے اولادِ ابراہیم ہے نمرود ہے کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصود ہے ؟

مغرب جتنا بھی اس کو دبائے گا اتنا ہی وہ اسلام کی طاقت کو مزید ابھارے گا۔ طالبان کی تحریک اور القاعدہ اور اسامہ بن لادن جو آبروئے امت مرحومہ کی زندہ علامات ہیں اس بحر ذخار کی چھوٹی لہریں ہیں' اس کی گہرائی اور قوت وشدت کا اندازہ ان عقل کے اندھوں کو نہیں ہو سکتا۔ اگر طالبان اور اسامہ بن لادن مشیتِ ایزدی کے مطابق نہ بھی رہے تو بھی ہر دور اور ہر زمانہ میں حق کا قلیل گروہ کفر کی سر کوبی کیلئے موجود رہتا ہے اور رہے گا یہ اللہ کا وعدہ ہے جو کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔

اپنے صحرا میں بہت آہو ابھی پوشیدہ ہیں بجلیاں برسے ہوئے بادل میں بھی خوابیدہ ہیں

اکیسویں صدی انشاء اللہ اسلام کی شان وشوکت اور ترویج وتشہیر کی صدی ہوگی خود مغرب کے اندر اسلام کی لہریں اٹھ رہی ہیں اور خصوصاً امریکہ ویورپ کے دوہرے معیار کے باعث وہاں کے باشندے مسلمانوں کی طرف ہمدردانہ جذبات رکھنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ 11 ستمبر کے بعد امریکہ سے دنیا میں ہمدردی رکھنے والوں کی تعداد میں گو کہ کچھ اضافہ ہوا تھا لیکن 7 اکتوبر کی بمباری کے بعد امریکہ اب دوبارہ ظلم وبربریت کا نشاں بن گیا ہے اور بعض اطلاعات کے مطابق صرف ان دوماہ میں ہزاروں امریکن مسلمان ہو گئے ہیں جو اسلام کی حقانیت کی روشن دلیل ہے بلکہ اب تو خود امریکی باشندے بھی طالبان کے شانہ بشانہ امریکہ کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکی پالیسیوں سے اس کے اپنے شہری بھی نفرت کرتے ہیں۔ پھر امریکی معیشت اور اسکے دفاعی نظام پر بھی زوال آنا شروع ہو چکا ہے انشاء اللہ امریکہ اور مغرب اس جنگ کے مہیب اثرات صدیوں تک محسوس کرتے رہیں گے۔

یہاں سب سے تکلیف دہ اور باعثِ شرم بات یہ ہے کہ عالمی کفری اتحاد کا ساتھ دینے اور آتشِ نمرود میں مسلمانوں کو جلانے اور سوختہ سامانی فراہم کرنے میں عالم اسلام کے تمام حکمرانوں نے کفار سے بھی بڑھ چڑھ کر اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف جنگ میں حصہ لیا اور پھر پاکستانی جرنیلوں نے تو اس سلسلے میں نہایت ہی "خشوع وخضوع" اور انتہائی تابعداری سے ان کا ساتھ دیا۔ انہوں نے یہ بھی نہ سوچا کہ ہم اپنے ہی پاؤں پر کلہاڑی مار رہے ہیں اور اپنی ہی پیٹھ ننگی کر رہے ہیں۔ پرویز مشرف کے کردار نے تو اس بوڑھی عورت کو بھی مات دے دی جس کی بے وقوفی کا ذکر قرآن میں آیا ہے کہ کالتی نقضت غزلها من بعد قوة انکاثا کہ تمام دن محنت کر کے سوت کاتتی اور پھر شام کو اس کو اُدھیڑ دیتی۔ پہلے پاکستان نے بھی اپنے پڑوسی ملک افغانستان کیلئے بے شمار وبے نظیر قربانیاں دیں۔ بیس بائیس سال تک لاکھوں مہاجرین کے بوجھ کو برداشت کیا' سپر پاور روس سے انہیں تحفظ دینے میں ان کا بھرپور تعاون کیا خود اپنی

معیشت کو کمزور کیا پھر اسی کی وجہ سے خود دہشت گردی کا نشانہ بھی بنا رہا اسکے علاوہ افغانستان ہی کی وجہ سے پاکستان متعدد بحرانوں کا شکار بھی ہوا۔ لیکن ہم نے سب کچھ برداشت کیا اور اب جبکہ ہمارے پڑوس میں ایک مستحکم اسلامی اور دوست حکومت امارت اسلامی افغانستان قائم ہوئی تو حکمرانوں نے امریکہ کی معمولی جنبش ابرو پر اسکے خلاف محاذ جنگ گرم کر دیا۔ اور اسی پڑوسی ملک کو پلیٹ میں سجا کر دوسری سپر پاور امریکہ کے آگے پیش کر دیا۔　　ع　　جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

بھارت نواز 'شمالی اتحاد' تو پہلے ہی پاکستان کا دشمن تھا طالبان جو پاکستان کے دوست تھے انہیں بھی ناراض کر دیا گیا اور اپنے ملک کی سالمیت بھی داؤ پر لگا دی گئی۔ امریکیوں کو ہوائی اڈے دیئے گئے۔ اب ہمارا بھی سعودی عرب اور خلیجی ممالک جیسا انجام ہوگا سب سے بڑا خطرہ تو ہمارے ایٹمی پروگرام کو ہے جو اب کسی بھی وقت انکا آسانی سے ہدف بن سکتا ہے۔ اسکے علاوہ پرویز مشرف نے افغانستان کیساتھ ساتھ کشمیر کاز کو بھی ہار دیا ہے۔ اکثر مجاہد تنظیموں پر امریکہ نے پابندی عائد کر دی اور امریکی وزیر خارجہ اور بھارت میں امریکی سفیر نے تو صاف کہہ دیا ہے کہ "اب ہم کشمیر میں دہشت گردوں کو ختم کریں گے اور اب پاکستان مزید دہشت گردوں کو پناہ بھی نہیں دے سکے گا" امریکہ کیساتھ مل کر ہم نے صرف خسارے ہی کا سودا کیا ہے۔ کشمیر پر اپنا مقدمہ ہر محاذ سے کمزور کر بیٹھے۔ اسی طرح پورا ملک پرویز مشرف کے خلاف ہو گیا اور عوام و خواص نے "دفاع افغانستان و پاکستان کونسل" کی احتجاجی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیکر موجودہ فوجی حکومت پر عدم اعتماد کا ثبوت بھی دے دیا ہے۔ اسی طرح پاکستانی حکمرانوں نے فوج کا اسلامی تشخص بھی مسخ کر دیا۔ ایمان تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ جو افواج پاکستان کی امتیازی بنیادیں تھیں ان کی بھی دھجیاں اڑا دی گئیں اب اسکے بجائے انہیں امریکہ ڈالر اور غلامی کو موٹو بنا دینا چاہیے۔ ملکی قرضے معاف کرنے اور معیشت کی بہتری کے نعرے بھی ایک سراب ثابت ہوئے ہم نے ایک ارب ڈالر کے عوض قومی غیرت 'دینی حمیت' خودداری اور ملکی وقار کا سودا کر لیا۔　　ع　　قومے فروختند وچہ ارزاں فروختند

اور ننگ و نام کی بچی کھچی جمع پونجی ایک بے وفا صنم (امریکہ) کی ادائے کافرانہ کی نذر کر دی اور ملی قبائے حمیت جو پہلے ہی تار تار کی جا چکی تھی اس نئی بادِ سموم نے تو قوم کو برہنگی کا ایک ایسا وجود عطا کر دیا ہے کہ شاید صبح قیامت تک ہی اسے نہ ڈھانپا جا سکے۔ امریکہ نے حسب روایت اپنی طوطا چشمی کا بھرپور مظاہرہ اس بار بھی کیا اور پاکستان کو فقط ٹشو پیپر بنا کر استعمال کیا۔ حکمرانوں کو اس کوئلے کی دلالی میں ماسوائے بدنامی اور خسارے کے کچھ بھی ہاتھ نہیں آیا۔ الغرض ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم　　نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

پھر جن مذہبی جماعتوں نے حکومت کی اس شرمناک پالیسی پر صدائے احتجاج بلند کی تو انہیں

غدار' ملک دشمن' شر پسند' تخریب کار الغرض طرح طرح کے القابات سے نوازا گیا اور "دفاع افغانستان وپاکستان کونسل" کی اعلیٰ قیادت کو نظر بند کیا گیا اور انہیں ناجائز پابندیوں میں جکڑا گیا' ان پر جھوٹے مقدمات قائم کئے گئے' درجنوں افراد کو مظاہروں کے دوران اپنی ہی پولیس اور فوج نے گولیوں سے بھون ڈالا۔ اب مشرف صاحب دینی مدارس اور مذہبی جماعتوں کے خلاف آپریشن کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ آپ کے پیش روؤں نے بھی دین ومذہب کے ان مراکز کو ختم کرنے کیلئے بڑی ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا لیکن وہ خود نیست ونابود ہو گئے اور ان کا یہ خواب کبھی بھی پورا نہ ہو سکا۔ دراصل یہ سب کچھ امریکہ کو خوش کرنے کیلئے کیا جارہا ہے۔ دینی جماعتوں نے جو کچھ کیا وہ ان کا اسلامی اور جمہوری حق تھا اور ہم اب بھی امریکی پٹھوؤں اور ان کے ایجنڈے کے خلاف جائز قانونی و جمہوری جدوجہد جاری رکھیں گے۔

ادھر آ ستم گر ہنر آزمائیں　　تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

دوسری شرمناک بات یہ ہے کہ اس تمام صورتحال پر ملک کے دانشور' اہل قلم اور اصحاب رائے حضرات نے بھی مصلحت بینی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ قوم اور حکمرانوں کو انہوں نے مستقل افیون کا نشہ دینے کی کوشش کی اور بزدلی و گیدڑ کی سوسالہ زندگی اختیار کرنے کا درس دیتے رہے پھر کئی سرکاری اور درباری مولویوں نے بھی اس تمام صورت حال میں انتہائی منافقانہ کردار ادا کیا۔ لیکن یہ سب کچھ اب تاریخ کا حصہ بن گیا ہے کہ کس کس نے کیا کیا کردار ادا کیا؟ لیکن جب کابل میں پاکستان مخالف حکومت کا سورج طلوع ہوا تو ان سارے چمگادڑوں اور الوؤں کی آنکھیں چکا چوند ہو گئیں۔ اب افغانستان میں پاکستان دشمن قوت اقتدار میں ہے اور اسکے عزائم انتہائی خطرناک ہیں۔ امریکہ نے بھی مطلب نکل جانے کے بعد حسب عادت آنکھیں پھیر لی ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جن قوتوں نے امریکہ اور عالم کفر کا ساتھ دیا ہے وہ اس دنیا اور آخرت میں بھی روسیاہ ہوں گے اور بے گناہ انسانوں کا قتل عام انکے گلے کا طوق ہو گا۔ یہ قتل وغارت اور خون مسلم کی ارزانی اکیسویں صدی کی ابھی شروعات ہیں معلوم نہیں کہ اسکی شام کے سائے کتنے مہیب اور دراز ہو سکتے ہیں پھر وقت کے سارے پیمانے' گھڑیوں کی طنابیں اور طاقت کے سرچشمے بظاہر آج کفر کے علمبرداروں کے ہاتھوں میں ہیں لیکن بہر حال مایوسی اور ناامیدی کے ان گھٹا ٹوپ اندھیروں کے باوجود میرے شکستہ دل میں امید کی ایک کرن جگمگا رہی ہے کہ ہزار امتحانوں' آزمائشوں اور زمانے میں نارِ نمرود کے شعلوں کے باوجود اکیسویں صدی اسلام ہی کی صدی ثابت ہو سکتی ہے بشرطیکہ خودداری' وحدت' محنت وجدوجہد' عزم جواں' جدید علوم وفنون سے لگن اور توکل کا جذبہ جواں ہو۔

اٹھ کہ خورشید کا سامانِ سفر تازہ کریں　　نفس سوختۂ شام و سحر تازہ کریں

ان الله لا يغير مابقوم حتىٰ يغيروا مابانفسهم .... (الاية)